Awaz Foundation Pakistan
Centre for Development Services
آواز فاؤنڈیشن پاکستان: سینٹر فار ڈویلپمنٹ سروسز

پالیسی بریف - سندھ

www.awazcds.org.pk
مئی 2023

The Hands That Feed Us: Struggle of Women Agricultural Workers in Sindh

سیاق وسباق

پاکستان دنیا کا پانچواں سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے۔ براہ راست اور بالواسطہ طور پر، ملک کی 70% ورکنگ فورس زراعت میں کام کرتی ہے، ان میں سے زیادہ تر مزدور دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔صوبہ سندھ کی 65% افرادی قوت زراعت کے شعبے میں شامل ہیں اور ان میں زیادہ تر خواتین ہیں۔زرعی خواتین کارکنان دیہی علاقوں میں مردوں کے مقابلے میں کم اجرت حاصل کرنے کے علاوہ فاقہ کشی، امتیازی سلوک، تشدد، اور بدسلوکی کی دیگر اقسام، جیسے استحصال اور جنسی طور پر ہراساں کیے جانے کا شکار ہیں۔ پاکستان کی پدرانہ ثقافت کی جڑیں قانونی، سیاسی، ثقافتی اور معاشی عوامل میں ہیں جو خواتین پر منفی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ یہ تعصب مسلسل صنفی عدم مساوات کے وسیع تر تناظر کا ایک جزو ہے۔اس کے علاوہ، زرعی خواتین کارکنوں کو کافی حد تک کم نمائندگی دی جاتی ہے جو معاشرے کی بہتری میں حقیقی ترقی کے مواقع کو نقصان پہنچاتی ہے اور نقصان دہ صنفی دقیانوسی تصورات کو جنم دیتی ہے۔

سندھ میں زرعی خواتین کارکنوں کے سماجی، معاشی، قانونی، صنفی اور سیاسی استحکام کو یقینی بنانے کے لئے آواز فاؤنڈیشن پاکستان نے ضلع سکھر اور صوبائی دارالحکومت کراچی میں ایک حقوق پر مبنی تجزیاتی اور معیاری تحقیق کی۔اس مقصد کے لیے 8 انفرادی انٹرویوز کیے۔جن میں صوبہ سندھ میں ڈپٹی سیکریٹری لیبر ڈیپارٹمنٹ، ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی) محکمہ سماجی بہبود (SWD)، سیکریٹری ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، چیئرمین سندھ مینیمم ویج بورڈ (SMWB)، چیئرپرسن سندھ ہیومن رائٹس کمیشن (SHRC)، ڈائریکٹر محکمہ زراعت سکھر، ڈائریکٹر لیبر ڈیپارٹمنٹ سکھر شامل تھے۔ جبکہ پانچ فوکس گروپ ڈسکشنز (FGDs) جو 2 مردوں اور 3 خواتین کے ساتھ کئے گئے جس میں 24 مردوں اور 36 خواتین شرکاء نے اہم خدشات کا انکشاف کیا، جن میں غیر منصفانہ اجرت، جبری مشقت، حفاظت، صحت کی دیکھ بھال تک رسائی اور قوانین اور پالیسیوں کے بارے میں معلومات کی کمی شامل ہیں۔حکومتی اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے موجودہ پالیسیوں اور ضوابط کو یقینی بنانے کے لیے انسانی وسائل اور مانیٹرنگ کے طریقہ کار کی کمی کا اظہار کیا جبکہ سیاسی قیادت نے ثقافتی طریقہ کار کو مشکلات کی وجہ سمجھا۔اس تحقیق کی تجاویز کو شائع کیا گیا ہے تاکہ تمام سطحوں پر زرعی خواتین کارکنوں کے حقوق کی آگاہی کو بڑھانے میں مدد مل سکے۔

تحقیق کے اہم حقائق اور نتائج

قوانین اور پالیسیوں سے آگاہی

تمام شرکاء خواتین کے تحفظ سے متعلق کسی بھی قانون سے واقف نہیں تھے جن میں پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن ایکٹ 2014 یا خواتین کارکنوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کسی بھی قانون یا پالیسی کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔

قومی شناختی کارڈ اور ووٹ ڈالنے کا حق

فوکس گروپ ڈسکشنز کے مطابق، تمام خواتین اور مردوں کے پاس شناختی کارڈ موجود تھے اور وہ اپنے ووٹ کا حق استعمال کرتے تھے، لیکن دیہی خواتین سیاسی بیداری کے فقدان، زمیندار یا نگران اثر و رسوخ اور سیاسی نمائندوں کے بے جا دباؤ کی وجہ سے اپنی مرضی یا پسند سے ووٹ نہیں دے سکتیں۔

آمدنی میں عدم مساوات

سندھ میں خواتین کی اجرت مختلف ہوتی ہے اور یہ 20 روپے فی کلو کپاس سے بھی کم ہوسکتی ہے۔ ان کو ماہانہ 10,000 روپے اور مردوں کو 20,000 روپے ملتے ہیں، جبکہ خواتین زیادہ کام کرتی ہیں۔ کٹائی کے موسم میں زرعی خواتین کارکنوں کی اوسط آمدنی تقریباً 5,000 سے 6,000 روپے ماہانہ ہوتی ہے۔ فصلی آمدنی کے لحاظ سے یہ ایک خاندان کی سالانہ گندم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی کم ہے۔ شہری علاقوں کی خواتین دیگر غیر رسمی کاموں جیسے کپڑے سلائی یا برتن دھونے میں مصروف ہوتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ان کی موجودہ آمدنی ان کی معاشی حالت کو بہتر نہیں کرسکتی۔

مارکیٹ اور مقامی کاروباری مواقع تک رسائی

سندھ میں خواتین سستے داموں میں سبزی منڈی میں فصل بیچتی ہیں۔ سبزی منڈیوں میں عام طور پر بدنظمی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے مارکیٹوں میں مصنوعات فروخت کرنے کا مجموعی ماحول خواتین کے لیے رسائی اور مواقع کے لحاظ سے سازگار نہیں ہے۔

وراثت

شرکت کرنے والے کمیونٹی ارکان نے بتایا کہ کم آمدنی ہونے کے باوجود خواتین کو جہیز دیا جاتا ہے، وراثت میں کوئی حق نہیں ملتا۔

کم عمری کی شادیاں اور جہیز

ان کمیونٹیز میں بچیوں کی کم عمری میں شادیاں عام ہیں۔ 12 سے 15 سال کی لڑکیوں کی شادیاں کردی جاتی ہیں، جب کہ 15 سے 18 سال کے لڑکوں کو رسمی رشتوں پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ان خاندانوں میں جاگیرداروں سے قرض لینے کی ایک بڑی وجہ جہیز ہے۔

کام کے اوقات

مرد جمعہ کے دن کھیتوں میں کام نہیں کرتے۔ لیکن خواتین کے لیے حالات مختلف ہیں۔ انہیں تنخواہ کے ساتھ چھٹیاں، بیماری، زچگی کی چھٹی یا طبی امداد نہیں ملتی۔ انہیں صبح سے شام تک کام کرنا پڑتا ہے۔ صورت حال حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کے لیے بدتر ہیں جنہیں بچے کی پیدائش تک اور اس کے ہفتے بعد کام کرنا پڑتا ہے۔

گھریلو تشدد اور ہراساں کرنا

خواتین کو گھر اور کھیتوں دونوں میں تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی ایک وجہ زمینداروں کا خواتین کے حقوق کی پامالی اور جبری مشقت ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ان واقعات کی اطلاع نہیں کرتیں۔ ہراساں کرنا، نقل و حرکت، صفائی ستھرائی اور بچوں کی دیکھ بھال کی سہولیات کی کمی جیسی رکاوٹیں ان کی مشکلات میں اور اضافہ کرتی ہیں۔

لڑکیوں کی تعلیم

سندھ میں زیادہ تر دیہی خواتین پڑھی لکھی نہیں ہیں کیونکہ ان کو رسمی تعلیم تک رسائی کی کمی، روایتی ثقافتی اصول اور جلدی شادیوں کی وجہ سے تعلیم کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ روایتی علم پر انحصار کرتی ہیں یا زرعی سرگرمیوں سے متعلق انہیں علم ہوتا ہے۔ مردوں کا کہنا تھا کہ وہ وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنی بیٹیوں کو اسکول بھیجنے سے قاصر ہیں۔ ان میں جبری مشقت اور سکولوں کا دور ہونا اہم وجوہات ہیں۔

صحت کی سہولیات

دیہی علاقوں میں خواتین کی صحت کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور اکثر اوقات ان کو مناسب غذائیت سے محروم رکھا جاتا ہے۔ تحقیق کے دوران خواتین نے صحت کی سہولیات تک رسائی کے بارے میں پریشانیاں بیان کی ہیں۔ جب ان سے وجوہات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فاصلہ، عملے کی عدم دستیابی اور وسائل کی کمی پر زور دیا۔ اسپرے کے موسم میں حفاظتی آلات کی عدم دستیابی کے نتیجے میں جلد کی الرجی، سانس کے مسائل اور صحت سے متعلق دیگر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

1.Pakistan's Median Age." n.d. World Economics. Accessed December 16, 2022. https://www.worldeconomics.com/Demographics/Median-Age/Pakistan.aspx.
2.Maria Faiq Javed, Atif Khan Jadoon, Ayesha Malik, Ambreen Sarwar, Munazza Ahmed & Saima Liaqat. (2022). "Gender Wage Disparity and Economic Prosperity in Pakistan." Cogent Economics and Finance 10 (1): 10–17.
3.https://awazcds.org.pk/wp-content/uploads/2022/12/The-Hands-That-Feed-Us-Struggles-of-Women-Agricultural-Workers-Rights-in-Pakistan.pdf
4.Aziz, N., Khan, I., Nadahrajan, D., & He, J. (2021). "A mixed- method (quantitative and qualitative) approach to measure women's empowerment in agriculture: evidence from Azad Jammu & Kashmir, Pakistan." Community, Work & Family, 1-24

'ہم اپنی آواز نہیں اٹھا سکتے۔ پریشان ہونے پر بھی ہم بات نہیں کر سکتے۔ ہم اپنے شوہروں کو بتا سکتے ہیں لیکن کسی اور کو نہیں۔ ہم اپنی حالت زار بیان نہیں کر سکتے۔'

–خاتون ایف جی ڈی شرکاء، سندھ

خواتین کے کام کرنے کو سراہنا/حوصلہ افزائی کرنا

خواتین شرکاء نے مایوسی کا اظہار کیا کہ مرد خواتین کے حقوق کے بارے میں مثبت تصور نہیں رکھتے اور ان کی شراکت کو تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اپنے گھر، شوہر اور بچوں کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ کھیتوں میں بھی کام کرنے پر مجبور ہیں۔

تعاون کی ضرورت

خواتین نے اس بات پر زور دیا کہ بیج کی مفت فراہمی اور کم قیمت مصنوعات ان کی آرامدہ گھریلو باغبانی اور کھیتی باڑی کا آغاز کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ ان کی ترقی کیلئے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ انہیں سود سے پاک قرضے دیے جائیں، جو انہیں غربی سے نکالنے میں مدد کریں گے۔ دوسری طرف مردوں کا خیال ہے کہ یومیہ اجرت میں بہتری کے نتیجے میں ان کی گھریلو ضروریات کو پورا کیا جا سکے گا۔

تجاویز

حکومت پاکستان کے لیے:

- گھریلو، کمیونٹی اور قومی سطح پر خواتین کی غیر رسمی کاموں میں شراکت کو پہچانیں اور تسلیم کریں تاکہ زرعی خواتین کارکنان کی عزت اور وقار کو محفوظ رکھا جا سکے۔
- زرعی خواتین کارکنوں کے لئے عام چھٹیاں، بیماری میں اجرت کے ساتھ چھٹیاں، تعلیم اور صحت کیلئے پروٹوکول اور اسٹریٹیجیوں کو تشکیل دیں۔
- آئی ایل او (ILO) کنونشن (87) کے مطابق پاکستان میں زرعی خواتین کارکنوں کے لیے ایک سازگار ماحول پیدا کریں جو انجمن کی آزادی اور تحفظ کے حقوق کو یقینی بناتا ہے۔

صوبائی وزارتوں اور ضلعی محکموں کے لیے:

- زرعی خواتین کارکنوں کی مدد کے لیے قوانین، ایکٹ اور ضابطے تیار کرنے کے لیے حکمت عملی تیار کریں اور ان کے لیے باوقار کام کے حقوق کو یقینی بنائیں، ان کو شراکت کے لحاظ سے منصفانہ انعام دیا جائے اور وزارت خزانہ کے اعلان کردہ کم از کم اجرت کے مطابق معاوضہ دیا جائے۔
- دیہی خواتین کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے پالیسیاں بنائیں، اور ان کے کام کو رسمی ملازمت کے طور پر تسلیم کریں۔
- سندھ وومن ایگریکلچرل ورکرز ایکٹ (2019) اور قانون وضوابط کی تعمیل کو یقینی بنائیں۔
- خواتین کارکنوں کو اعلیٰ کوالٹی کے بیج فراہم کریں، اس کے علاوہ کم دیکھ بھال والے جدید آلات اور گیجٹس بھی فراہم کریں تاکہ ان کی پیداوار اور آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔
- سندھ کے صوبے میں ویلیو چین کو مضبوط بنانے کے لیے زرعی خواتین ورکرز کی مارکیٹ تک رسائی اور روابط میں اضافہ کریں۔
- مقامی سطح پر زرعی خواتین کارکنوں کے لیے صلاحیت سازی اور بیداری بڑھانے کے پروگراموں کی منصوبہ بندی کریں، اگر ان کے حقوق کی کوئی خلاف ورزی ہوتی ہے تو ان کو قانونی دفعات اور شکایات کے طریقہ کار میں شامل کیا جائے۔
- خواتین کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کے لیے زرعی فنانسنگ فراہم کی جائے، خاص طور پر ان گھرانوں میں جہاں خواتین کی سربراہی ہے۔
- زرعی پالیسیوں کا صنفی نقطہ نظر سے دوبارہ جائزہ لیا جانا چاہیے تاکہ زیادہ عورتوں کو زرعی توسیعی خدمات، اور مالی رقوم تک رسائی حاصل ہو سکے۔

انسانی حقوق کی وزارت کے لیے:

- زرعی خواتین کارکنوں کی پسماندگی کی بنیادی وجوہات کو معلوم کرنے کے لیے تحقیق کے شعبے کے لیے بجٹ مختص کریں، جو پالیسی سازوں کو ثبوت پر مبنی طریقہ کار وضع کرنے میں مدد فراہم کرے گی۔
- زرعی خواتین کارکنوں کی شکایات کی چھان بین کریں اور ان کے خدشات کو دور کرنے کے لیے طریقہ کار بنائیں۔
- وزارت انسانی حقوق کو دیہی علاقوں میں اپنی مداخلت بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ زرعی خواتین کارکن کو انسانی حقوق اور خواتین کے تحفظ کے کمیشنز کی خدمات تک رسائی حاصل ہو سکے۔
- وراثت کے قانون، خواتین کے تحفظ کے قانون اور کام کی جگہ پر جنسی طور پر ہراساں کرنے کے خلاف قانون وغیرہ کے سمیت مختلف موجودہ قوانین کے بارے میں مزید زرعی خواتین کارکنوں کو آگاہ کریں اور دیہی سطح تک ان کے نفاذ کو بھی یقینی بنائیں۔

ٹریڈ یونینز اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے لیے:

- زرعی خواتین کارکنوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اور عدم مساوات اور ناانصافی کے خلاف لڑنے کے لیے قومی اور صوبائی سطحوں پر مہم چلائیں۔
- حکومت پاکستان، آئی ایل او، دیگر متحدہ قومی تنظیموں اور زرعی خواتین کارکنوں کے درمیان رابطے کا کردار ادا کریں تاکہ ان کے کام کی قانونی شناخت اور تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔
- زمینی سطح پر زرعی خواتین کارکنوں کی صورتحال اور حالات کی نگرانی کریں اور متعلقہ حکام پر دباؤ ڈالیں تاکہ ان کے مزدوری اور انسانی حقوق کی حفاظت ہو سکے۔
- زرعی خواتین کارکنوں کے لیے کام کرنے کے اچھے ماحول اور مردوں کے برابر اجرت کیلئے، کامیاب مہم چلائیں۔

خواتین اور لڑکیوں کے ساتھ امتیازی سلوک پر اقوام متحدہ کے ورکنگ گروپ کے لیے:

- حکومت پاکستان سے براہ راست بات چیت کی شروعات کریں تاکہ بین الاقوامی انسانی حقوق کی پیروی کی جائے اور زرعی خواتین کارکنوں کے لئے کام کرنے کے معیاری ماحول کو یقینی بنایا جا سکے۔
- زراعت کے شعبے میں خاص طور پر صوبہ سندھ میں خواتین اور لڑکیوں کی صورتحال کو مزید سمجھنے کے لیے پاکستان کا ایک ملکی دورہ کریں۔

یہ دستاویز آواز سی ڈی ایس پاکستان نے تیار کیا ہے۔ اس تحقیق میں شامل تمام معلومات اور حقائق آواز سی ڈی ایس پاکستان اور فورم ایشیا کی واحد ذمہ داری ہیں۔

آواز فاؤنڈیشن پاکستان: سینٹر فار ڈویلپمنٹ سروسز

نیشنل سیکرٹریٹ: فرسٹ فلور، اپارٹمنٹ نمبر 3 اور 4، اکبری پلازہ، MPCHS، E-11/1، اسلام آباد

Awaz CDS — NARI Foundation — FORUM-ASIA